رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۹۱

284

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عہ
ششماہی ۴ عہ
سہ ماہی ۲ ۱۲

الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۲ اگست ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ۔ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے ؛۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر میں درد کی شکایت ہے احباب دعائے صحت کریں ؛۔

کل سے مولوی ابو العطاء صاحب مسجد اقصےٰ میں درس القرآن اور درس صرف و نحو شروع کریں گے ۔ صرف و نحو کا سبق ½۸ بجے صبح ہوا کرے گا ۔ اور قرآن مجید کا درس ¼۵ بجے بعد نماز عصر سورہ اعراف سے ساڑھے سات پاروں کا درس ایک ماہ میں حسب سابق دیا جائیگا ۔ بیرونی احباب کو چاہیئے ۔ کہ وہ اس درس میں بحد الوسع شریک ہوں ؛۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام احمد صاحب ارشد کو لودھراں ضلع ملتان بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روحانی حسن کا پہلا خریدار

”یاد رہے ۔ کہ بندہ تو حسن معاملہ دکھلا کر اپنے صدق سے بھری ہوئی محبت ظاہر کرتا ہے ۔ مگر خدا تعالےٰ اس کے مقابلہ پر حد ہی کر دیتا ہے ۔ اس کی تیز رفتار کے مقابل پر برق کی طرح اس کی طرف دوڑتا چلا آتا ہے اور زمین و آسمان سے اس کے لئے نشان ظاہر کرتا ہے ۔ اور اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے ۔ اور اگر پچاس کروڑ انسان بھی اس کی مخالفت پر کھڑا ہو ۔ تو ان کو ایسا ذلیل اور بے دست و پا کر دیتا ہے ۔ جیسا کہ ایک مرا ہوا کیڑا ۔ اور محض ایک شخص کی خاطر کے لئے ایک دنیا کو ہلاک کر دیتا ہے ۔ اور اپنی زمین و آسمان کو اس کے خادم بنا دیتا ہے ۔ اور اس کی کلام میں برکت ڈال دیتا ہے اور اس کے تمام در و دیوار پر نور کی بارش کرتا ہے اور اس کی پوشاک میں اور اسکی خوراک میں اور اس مٹی میں بھی جس پر اس کا قدم پڑتا ہے ۔ ایک برکت رکھ دیتا ہے ۔ اور اس کو نامراد ہلاک نہیں کرتا ۔ اور ہر ایک اعتراض جو اس پر ہو ۔ اس کا آپ جواب دیتا ہے ۔ وہ اس کی آنکھیں ہو جاتا ہے جن سے وہ دیکھتا ہے ۔ اور اس کے کان ہو جاتا ہے ۔ جن سے وہ سنتا ہے ۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے ۔ اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتا ہے ۔ اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جن سے وہ دشمنوں پر حملہ کرتا ہے ۔ وہ اس کے دشمنوں کے مقابل پر آپ نکلتا ہے ۔ اور شریروں پر جو اس کو دکھ دیتے ہیں آپ تلوار کھینچتا ہے ہر میدان میں اس کو فتح دیتا ہے ۔ اور اپنی قضا و قدر کے پوشیدہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے اظہارِ عقیدت کے متعلق

جماعت احمدیہ لنڈن کا جلسہ

بذریعہ ہوائی ڈاک

۸ اگست کو ممبران جماعت احمدیہ لنڈن کی ایک میٹنگ زیر صدارت مولوی عبدالرحیم صاحب درد منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت سے وابستگی اور آپ کی ہر رنگ میں اطاعت کرنے کے متعلق تقریریں کی گئیں۔ سب سے پہلے حضرت مولوی شیر علی صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے آیت وما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ ایسے اشخاص بھی ہوتے ہیں جو بظاہر مومن سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن ان کے اندر خبث کا مادہ ہوتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لیکن وقت پر اللہ تعالیٰ ان کے اندرونی خبث کا اظہار کر دیتا ہے۔ اور مومنوں سے انکو علیحدہ کر دیتا ہے۔ نیز آپ نے مسیح علیہ السلام کے حواریوں میں سے یہودا اسکریوطی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مسیح علیہ السلام کو ان کے متعلق اس قدر اعتبار تھا۔ کہ بارہ تختوں میں سے اسے ایک تخت کا وارث قرار دیا۔ لیکن بعد میں اس نے جو نمونہ دکھایا وہ سب جانتے ہیں۔

میر عبدالسلام صاحب کی تقریر

میر عبدالسلام صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ خلافت فی حد ذاتہٖ اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان فضل اور اس کی ایک بڑی نعمت ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وجود ہمیں اس قدر محبوب ہے۔ کہ ہم آپ کے خلاف کسی آواز کو خواہ وہ کسقدر ہی دھیمی ہو فراموش نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کی موجودہ پراگندگی اور تشتت خلافت کی حقیقت کو نہ سمجھنے کے باعث ہے۔ چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اسی پودے کی آبپاشی کے لئے اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا ہے۔ جس کے لئے خلافت راشدہ اللہ تعالیٰ نے قائم کی تھی۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں آپ کے متعلق بہت بشارات دی گئی ہیں۔ جن کا ظہور حضور کی حیات طیبہ کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ جماعت کی ترقی اور آپ کے ذریعہ علوم و معارف کا بذریعہ تقریر و تحریر ظاہر ہونا اور مخالفوں پر آپ کو ہر میدان میں فتح حاصل ہونا انہی بشارات کا نتیجہ ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم خلافت کو قائم رکھنے کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

آپ نے فرمایا کمزوریاں تین قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک شخصی کمزوری ایسی ہوتی ہے۔ جسکا اثر دوسروں پر نہیں پڑتا لیکن ایک اور کمزوری ہوتی ہے۔ جو ہوتی تو انفرادی ہے۔ لیکن اس کا نظام جماعت سے تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے بعض اوقات اس کے مرتکب کو جماعت سے اخراج کی سزا دی جاتی ہے۔ تیسری قسم کی کمزوری نفاق ہے۔ جو روحانیت کو بالکل تباہ کر دیتی ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں سے علیحدگی اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے۔

درد صاحب کی تقریر

آخر میں درد صاحب نے اپنی تقریر میں اس امر پر روشنی ڈالی۔ کہ جماعت کی طرف سے اس وقت جو سرگرمی دکھائی جا رہی ہے۔ وہ اس لئے ہے کہ جماعت میں بیداری کی روح پیدا کرے اور خلیفۂ وقت سے وابستگی اور تعلق کو اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے جو فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے وہ اٹھایا جائے۔ پھر آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پوری پوری اطاعت کرنے پر زور دیا۔ اور بتایا۔ کہ آپ صرف اس لحاظ سے ہی واجب الاحترام اور واجب الاطاعت نہیں کہ آپ کو جماعت نے خلیفہ منتخب کیا۔ بلکہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند ارجمند ہونے کے لحاظ سے بھی لائق عزت و احترام ہیں۔ پھر آپ ایسے فرزند ہیں۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا کہ وہ خدا تعالیٰ کی رحمت کا ایک نشان ہوگا۔ وہ مسیحی نفس ہوگا۔ اور دنیا کے کونوں تک اس کا ذکر پھیلیگا نیز آپ کے متعلق فرمایا کہ وہ مصلح موعود ہوگا۔ یعنے اپنے زمانہ کا ایک بہت بڑا ریفارمر ہوگا۔ پس جو حیثیت اور جو مرتبہ اللہ تعالیٰ نے موجودہ خلیفہ کو بخشا ہے وہ کسی دنیوی بادشاہ کو بھی حاصل نہیں ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسے عظیم الشان خلیفہ کے وجود کو نعمت الٰہی سمجھیں۔ اور دل و جان سے ان کی اطاعت کریں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا

ہم ممبران جماعت احمدیہ مقیم لنڈن مطابق قرآن و حدیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس امر پر تہ دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور موجودہ خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو مصلح موعود اور خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ خلیفہ جانتے ہیں۔ اور انکی خلافت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور بعض احادیث نبوی کا مصداق یقین کرتے ہوئے ہر رنگ میں حضور کی اطاعت کو جزو ایمان خیال کرتے ہیں۔ خاکسار جلال الدین شمس از لندن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحضور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از جناب سید عبدالمجید صاحب عاصم کپورتھلہ

گردیں و ہر گہے مہر و وفاے بینم — راست ایں است کہ در شہر شماے بینم

بود آں ہستیٔ حق قصۂ پارینہ کنوں — در وجودت بخدا ظلِ خداے بینم

حکمت و شرع و عرفان و حدیث و قرآں — عالمے ہست کہ در حسنِ شماے بینم

ایں ہمہ از اثر جذب بہ احمد بود است — بر سرت ظلِّ حبیبِ دوسراے بینم

آیۂ ینصرہ جلوہ بذاتت بنمود — بر سر دستِ شما دستِ خداے بینم

شکر کیں آیۂ من تاب مرا راہ نمود — کردہ ام توبہ از لطف و عطاے بینم

جرعہ از بادۂ عرفانت کشیدیم و کنوں — ہستیٔ خویشتن ایمن ز بلاے بینم

دلِ من رفت و بدریائے حقیقت گم شد — بخدا ایں ہمہ از جذبِ شماے بینم

دلِ من خاک رہت گشت و بافلاک رسید — فرِّ صد قیصر و جم در تہِ پاے بینم

پند بے ہودہ؟ بہ تلقین عبادت واعظ — گفتنی نیست کہ در زہدِ شماے بینم

نیست آمنِ جحیم کہ بردل انتد رازا! — ورنہ اسرارِ نہانت بخداے بینم

کافراں گشتہ مسلماں و مسلماں کافر — شیخ ما! ایں ہمہ از فیضِ شماے بینم

دلق و سجادہ و طاعت ہمہ خوب اندولے — چکنم در پسِ ایں پردہ ریاے بینم

داد اے ہمنفساں خلق بہ ہنجار نماند — اینست پاداشِ وفایم؟ کہ جفاے بینم

فرصتے وال دو زمانے بہ جحیم بہ نشیں — شیخ در بیخودیش سترِ خداے بینم

مسلمِ خفتہ رما! حبلِ متیں را درگیر — ورنہ در ہر قدمت کوہِ بلاے بینم

رفتہ عاصم چو زجاں در قدسش خوش می گفت

"حاصلِ عمر نثارِ کفِ پاے بینم"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

اتحاد کانفرنس کی سب کمیٹی کا اجلاس

وزیر اعظم پنجاب سر سکندر حیات خاں وُہ پہلے انسان ہیں۔ جو اپنی سرکاری حیثیت میں اپنے صُوبہ کے مختلف المذاہب اور مختلف الخیالات لوگوں میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کے لئے نہایت سرگرمی سے جدوجہد کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں انہوں نے شملہ میں ایک کانفرنس منعقد کی۔ جو "اتحاد کانفرنس" کے نام سے موسوم کی گئی۔ اور اب اس میں تجویز کردہ ایک سب کمیٹی کا۔ جو مذہبی اور نیم مذہبی مسائل پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ ایک اجلاس لاہور میں منعقد کیا گیا ہے ٭

اس اجلاس میں مختلف فیہ اور زیر بحث مسائل کے متعلق کیا فیصلے ہُوئے۔ ان کے متعلق کوئی اعلان نہیں کیا گیا۔ صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ "سب کمیٹی میں مندرجہ ذیل امُور کے متعلق اطمینان بخش تصفیہ ہوگیا ہے:-

(۱) امُور متعلقہ اشیاء خوردنی۔
(۲) جلوسوں کے اوقات اور راستے۔
(۳) عبادت گاہوں کے سامنے باجا اور دُوسرے مظاہرے ٭
(۴) مذاہب اور رہنمایان مذاہب کے خلاف حملوں کی اشاعت ٭
(۵) مذہبی تبلیغ اور تبدیل مذہب۔
(۶) مذہبی تیوہاروں کو قومی بنانا اور مشترکہ کلچرل روابط کی ہمت افزائی کرنا ٭

اگر فی الواقعہ ان امُور کے متعلق "اطمینان بخش تصفیہ" ہوگیا ہے۔ تو یہ نہایت خوشی کی بات ہے چاہیئے تھا۔ کہ ہر مذہب و ملت کے شرفاء۔ اور امن پسند اصحاب کو اس خوشی میں شریک کرنے کے لئے جلد سے جلد اس "تصفیہ" کو پبلک میں پیش کر دیا جاتا۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ:-

"رسمی قراردادیں منظور کی گئیں جو وقت مناسب پر اتحاد کانفرنس میں پیش کی جائیں گی"٭

ان حالات میں ظاہر ہے۔ کہ ابھی خوش ہونے کا کوئی موقع نہیں۔ بلکہ امید کی نسبت یاس کا پلہ زیادہ بھاری معلوم ہوتا ہے۔ اس وقت زیادہ سے زیادہ جو کچھ کہا جاسکتا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ جن اصحاب کو اس سب کمیٹی میں شریک کیا گیا۔ ان کے نزدیک زیر غور امور کا تصفیہ اطمینان بخش ہوگیا۔ لیکن ایک ہال میں بیٹھ کر جو تصفیہ کیا جائے۔ ضروری نہیں۔ کہ پبلک کے نزدیک بھی اطمینان بخش ہو خاص کر اس صورت میں جبکہ تصفیہ کرنے والوں کے متعلق یہ کہا جائے کہ وُہ صُوبہ میں اہمیت رکھنے والی جماعتوں کے نمائندے نہیں۔ بلکہ محض ذاتی حیثیت سے مدعو کئے گئے ہیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اتحاد کانفرنس کی مذکورہ بالا سب کمیٹی کے متعلق یہ شکایت پیدا ہو چکی ہے۔ اور شرکائے کمیٹی کے اسماء پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ شکایت اپنے اندر کافی وزن رکھتی ہے چونکہ نمائندگی کے متعلق کوئی اصول مدنظر نہیں رکھا گیا۔ اس لئے بعض حلقوں کے اور ایسے حلقوں کے جو بڑی اہمیت رکھتے ہیں، نمائندوں کو مدعو ہی نہیں کیا گیا۔ اور بعض کے ضرورت سے زیادہ افراد کو بلایا گیا ہے۔ مثلاً مسلمانوں۔ ہندوؤں اور سکھوں پر مشتمل ۱۲ اصحاب کے مجمع میں چار سکھ تھے۔ ۲ ہندو۔ اور ۶۔ مسلمان۔ سکھوں کی دونوں پارٹیوں کے افراد موجود تھے۔ مجلس اتحاد کے مولوی ظفر علی صاحب کو بذریعہ ٹیلیفون میرٹھ سے بلایا گیا۔ احرار کے جنرل سکرٹری مسٹر مظہر علی بھی موجود تھے۔ آریہ سماج سے تعلق رکھنے والے لالہ سائیں داس صاحب سابق پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کو بھی مدعو کیا گیا۔ باوجود اس کے آریہ اخبار" پرتاپ" نے یہ لکھ ہی دیا۔ کہ:-

"اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہو۔ کہ آریہ سماج کو پس پشت ڈال کر وُہ پنجاب میں ہندو مسلم اتحاد کرا سکتا ہے تو میں کہُونگا۔ کہ اس کی دماغی حالت قابل رحم ہے"٭

لیکن مسلمانوں کی کسی تبلیغی جماعت یا انجمن کے نمائندہ کو بلانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ حالانکہ کمیٹی کے زیر غور دیگر مذہبی امُور کے علاوہ "مذہبی تبلیغ اور تبدیل مذہب" کا نہایت اہم معاملہ بھی تھا۔ اگر اس موقعہ پر ایسے حلقوں کے لوگوں کو بلایا گیا جن کی طرف سے مذہبی اور نیم مذہبی معاملات میں مشکلات پیدا کر کے ملکی فضا کو مکدر کیا جاتا ہے۔ تو جن کو نہیں بلایا گیا۔ انہیں نہ صرف کوئی شکوہ نہیں۔ بلکہ وُہ اپنے متعلق حسن ظنی کا جذبہ پاکر شکرگزار ہوں گے۔ لیکن اگر ان معاملات کے متعلق ذاتی تجربہ۔ ضروری حالات اور مفید مشورہ حاصل کرنے کے لئے بلایا گیا تھا تو ضروری تھا۔ کہ اس بارے میں تجربہ رکھنے والوں کو ضرور بلایا جاتا۔ اور کون نہیں جانتا۔ کہ پنجاب میں سب سے بڑی تبلیغی جماعت جماعت احمدیہ ہے۔ جس کے مبلغ نہ صرف پنجاب کے ہر گوشہ میں موجود ہیں۔ بلکہ ہندوستان میں بھی پھیلے ہُوئے ہیں۔ اور دُنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک میں موجود ہیں۔ تبلیغ ایسے اہم معاملہ میں ایسی تبلیغی جماعت کے کسی نمائندہ سے مشورہ نہ لینا معاملہ کو صحیح رنگ میں حل کرنے کی پوری کوشش نہیں کہا جا سکتا ٭

مُسلم لیگ کے مقابلہ میں ایک نئی لیگ

مُسلم لیگ ہندوستانی مسلمانوں کا ایک آل انڈیا ادارہ ہے۔ اور جہاں تک مسلمانانِ ہند کے مجموعی مصالح کا تعلق ہے۔ اس کا وجود نہایت ضروری ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ لیگ کی موجودہ تنظیمی کمزوریوں کو دُور کر کے اس کو زیادہ سے زیادہ منظم اور کارآمد بنایا جاتا۔ لیکن بعض لوگ جو ضرورت سے زیادہ "قوم پرست" واقع ہُوئے ہیں۔ ایک مزید تفرقہ انگیز قدم اٹھانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ چنانچہ لکھنؤ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں مسلم لیگ کے بالمقابل ایک "آزاد مسلم لیگ" کے قیام کے لئے کوشش کی جا رہی ہے ٭

معلوم ہوتا ہے۔ اس "آزاد مسلم لیگ" کے بانی مبانی وُہی لوگ ہیں۔ جنہیں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کی نسبت کانگرس کی خوشنودی کی زیادہ فکر دامنگیر ہے۔ مسلم لیگ ہندوستان کی آزادی کی اسی طرح حامی ہے۔ جس طرح کانگرس۔ لیکن اس کا قصُور یہ ہے۔ کہ وُہ غیر مشروط طور پر مسلمانوں کی قسمت کانگرس کے ہاتھ میں دینے کے لئے تیار نہیں۔ اور یہ وُہ بات ہے جس کے لئے مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کرنے والی کوئی سیاسی جماعت بھی تیار نہیں ہوسکتی۔ نئی لیگ بنانے والوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

ابتدائے آفرینش سے یہ مقولہ ہمیشہ صادق چلا آیا ہے۔ اور جب تک دنیا رہے گی۔ صادق چلا جائے گا۔ کہ "طاقت کا راز وحدت میں ہے"۔ وحدت کے قیام کے لئے اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ قائم کیا۔ وحدت کی خاطر ان مقدس وجودوں نے اپنی جان۔ مال عزت وآبرو غرض ہر چیز کو قربان کیا۔ ان کے متبعین نے اپنے پیارے وطن چھوڑے۔ عزیز واقارب چھوٹے جانی۔ مالی ہر قسم کی تکالیف برداشت کیں۔

انبیائے کرام علیہم السلام کی وفات کے بعد جبکہ نادان دشمن بغلیں بجانے لگتے ہیں۔ کہ اب ان کا سلسلہ نابود ہو جائے گا۔ اور حالت اس درجہ خوفناک ہو جاتی ہے۔ کہ خود متبعین میں سے بھی بعض بدنصیب اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کہ اب وحدت کا قیام مشکل ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ اپنی دوسری تجلی دکھا کر خلفاء کے ذریعہ پھر اس وحدت کو دنیا میں قائم کرتا ہے۔ جس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔

یہ وحدت کیا ہے۔ یہ کہ انسان اپنے خیالات اپنے جذبات اپنے اعتقادات اپنے اعمال میں ایسی تبدیلی پیدا کرلے۔ کہ اپنی تمام حرکات وسکنات کو ایک ذات کے (خواہ وہ ذات اللہ تعالےٰ کی ہو اور خواہ انبیاء وخلفاء کی جو اس کے ظل ہوتے ہیں) تابع کردے۔ اور جس طرح ایک وجود کے تمام اعضاء اس کے دل اور دماغ کے اشارات پر ہر قسم کی حرکات کرتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح متبعین کا وجود مطاع کے لئے بمنزلہ اعضاء ہو جائے کوئی حرکت۔ کوئی سکون ایسا نہ ہو۔ جو اپنے مطاع کے منشاء کے خلاف ہو۔ اس وحدت کا نظارہ اسلامی نماز میں بہترین طور پر نمایاں ہے۔ کہ نماز میں امام کی اس قدر اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ کہ اس کے سجدہ سے سر اٹھانے سے قبل جو انسان سر اٹھاتا ہے۔ وہ اپنے سر کو "گدھے کا سر" بناتا ہے امام کی اجتہادی غلطی پر اسے ایسے رنگ میں متنبہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جس سے اس کے وقار میں فرق آئے۔ صرف سبحان اللہ کہنا جائز ہے اور اگر پھر بھی وہ اپنی غلطی پر قائم رہے تو وحدت کی شان یہی ہے۔ کہ اس کی غلطی میں بھی سب شریک ہو جائیں۔ اور یہ ہرگز جائز نہ ہوگا۔ کہ لوگ نماز توڑ کر اس سے علیحدہ ہو جائیں۔ کیا اس سے بڑھ کر دنیا میں وحدت کی شان کسی اور جگہ مل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔

اگرچہ متواتر کئی ہفتوں سے "الفضل" کے صفحات اس حقیقت کو ذہن نشین کرنے کے لئے وقف ہیں۔ کہ خلیفہ کی اسلام میں کیا حیثیت ہے۔ اور اسکی اطاعت کس رنگ میں کرنا ضروری ہے اور اس سے انحراف کن خوفناک نتائج پر منتج ہوتا ہے۔ اور مختلف رنگوں میں اس پر سیر کن بحث ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ ہوتی رہے گی۔ تا آنکہ باطل کا سر کچلا جائے۔ اور وہ اپنی تمام نحوستوں سمیت بھاگ جائے۔ اور حق اپنی تمام شان وشوکت اور برکات کے ساتھ آجائے۔ لیکن آج میں احباب کو ایک اور رنگ میں اس کی حقیقت بتلانا چاہتا ہوں:

بخاری شریف میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت آتی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ لوگ ہمیشہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام کی ترقی کے متعلق دریافت کیا کرتے تھے۔ مگر میں ہمیشہ حضور سے یہ پوچھتا تھا۔ کہ کبھی اسلام پر مصائب کا زمانہ بھی آئے گا۔ اس خیال سے کہ اگر ایسا زمانہ میری زندگی میں آجائے۔ تو اس سے بچنے کا طریق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کرلوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"کان الناس یسئلون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسئلہ عن الشر مخافۃ ان یدرکنی فقلت یا رسول اللہ انا کنا فی شرٍ وجاھلیۃٍ فجاءنا اللہ بھذا الخیر۔ فھل بعد ھذا الخیر شرٌ۔ قال نعم..

. . . . وفیہ دخنٌ۔ قلت وما دخنہ قال دعاۃ الیٰ ابواب جھنم من اجابھم قذفوہ فیہ قلت صفھم لنا یا رسول اللہ قال ھم من جلدتنا یتکلمون بالسنتنا۔ قلت ما تامرنی یا رسول اللہ ان ادرکنی ذالک قال "تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم" قلت یا رسول اللہ ان لم تکن لھم جماعۃٌ ولا امامٌ۔ قال فاعتزل الفرق کلھا۔ ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علیٰ ذالک"

یعنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگ ہمیشہ "خیر" کے متعلق پوچھا کرتے تھے۔ اور میں حضور سے ہمیشہ "شر" کے متعلق اس خیال سے پوچھتا تھا۔ کہ کہیں میں اس "شر" میں مبتلا نہ ہو جاؤں پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم شر اور جاہلیت میں تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضور کے وجود باجود کے ذریعہ یہ خیر نازل فرمائی۔ کیا اس خیر کے بعد کوئی شر بھی ہوگا۔ حضور نے فرمایا ہاں . . . .

. . . . اور اس میں "دخن" ہوگا۔ میں نے عرض کی وہ "دخن" کیا ہے حضور نے فرمایا کچھ لوگ ہوں گے۔ جو اوروں کو جہنم کے دروازوں کی طرف بلائیں گے۔ جو کوئی ان کی دعوت قبول کرے گا۔ اسے دوزخ میں ڈال دینگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ حضور نے فرمایا وہ ہم میں سے ہی ہوں گے۔ اور ہماری ہی بولی بولیں گے۔ میں نے عرض کیا اگر میری زندگی میں یہ حالت ہو۔ تو حضور کا کیا ارشاد ہے۔ فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور اس کے امام کو لازم پکڑ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر نہ کوئی جماعت ہو اور نہ امام تو پھر کیا کروں فرمایا ان تمام فرقوں سے قطع تعلق کرکے جنگلوں میں چلا جا۔ خواہ تجھے درختوں کی جڑیں ہی کھانی پڑیں۔ وہیں رہنا حتیٰ کہ تم کو موت آجائے"۔

(بخاری شریف)

اس حدیث کے الفاظ بالکل واضح ہیں۔ اور کسی مزید تشریح کے محتاج نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے "جماعت" اور "امام جماعت" کی اہمیت پر اس قدر زور دیا ہے۔ کہ ہر دو کے ساتھ کامل وابستگی کا تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ اور ہر دو کی عدم موجودگی میں انسان کو بستی سے نکل جانے اور لوگوں سے بالکل قطع تعلق کرلینے کا ارشاد فرمایا ہے بلکہ یہاں تک فرمایا۔ کہ ایسی حالت میں جنگل میں رہ کر وہیں مرجانا بستی میں آنے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

ناظرین! اس حدیث کو مع اس کے ترجمہ کے ایک دفعہ پھر پڑھیں اور اس حقیقت پر غور کریں کہ روئے زمین پر آج "جماعت" کونسی ہے۔ اور اس کا "واجب الاطاعت" امام کون ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوؤں سکھوں - عیسائیوں - اور دوسرے تمام غیر مذاہب کا تو ذکر ہی کیا ہے - اُن لوگوں کو بھی چھوڑو - جو مسلمان کہلاتے ہیں - کیونکہ ان کی حالت بھی پراگندہ اور منتشر بھیڑوں سے زیادہ نہیں لاحمدی کہلانے والوں کو دیکھیں - پیغامی اپنے آپ کو " احمدیہ انجمن اشاعت اسلام " کے ممبر کہتے - اور اپنے لیڈر کو پریذیڈنٹ سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتے ؛

مگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وابستگانِ دامن اپنے آپ کو " جماعت احمدیہ " کہتے - اور حضور کو " امام جماعت احمدیہ " نہ صرف کہتے - بلکہ یقین کرتے ہیں - اور یہ حقیقت نہ آج سے - بلکہ ۲۳ سال سے آہنی میخ کی طرح نہ اپنوں کے ذہن میں - بلکہ غیروں کے ذہن میں بھی گڑ چکی ہے - کہ " جماعت " صرف جماعت احمدیہ ہی ہے - اور اس کے " امام " حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں ؛

اپنا اپنا ذوق ہوتا ہے - میں اس یقین پر علےٰ وجہ البصیرت قائم ہوں - اور دوسرے احباب سے بھی اس پر غور کرنے کی درخواست کرتا ہوں - کہ یہ پیشگوئی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ہی ہے ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گو حقیقی طور پر امام جماعت تھے - مگر مسیحیت کی چادر اوڑھنے کی وجہ سے حضور کی شان کچھ اور ہی رنگ رکھتی تھی - حضور علیہ السلام نے اپنے آپ کو اپنی تحریرات میں مسیح موعود ہی تحریر فرمایا - حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس قسم کے واقعات پیش تو آئے - مگر مصلحتِ الٰہی نے انہیں دبائے رکھا - اور حضور نے بھی " امام جماعت احمدیہ " کے الفاظ اپنے لئے کسی جگہ تحریر نہ فرمائے - مگر قربان جایئے اس ذات پاک کے - جو ہر قسم کے عیوب سے مبرا اور جس کے تمام وعدے اپنے انبیائے کرام سے بلا استثنائے سچے - اور راست ہیں - اور اپنے اپنے وقت پر اپنی پوری شان کے ساتھ پورے ہو کر ایمان داروں کی تسکین کا موجب ہوتے ہیں - جس نے بفحوائے ما ینطق عن الھویٰ - ان ھو الا وحی یوحیٰ ایک وعدہ حضور علیہ السلام کی معرفت ان الفاظ میں فرمایا - کہ ایک زمانہ آئے گا - جب مسلمانوں کی ایک " جماعت " قائم ہو گی - اور اس کا ایک " واجب الاطاعت امام " ہو گا - لوگ اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر اسے امامت سے معزول کرنا چاہیں گے اس وقت اے مسلمانو! تمہارے لئے صراطِ مستقیم اور سلامتی - اور کامیابی کا رستہ یہی ہو گا - کہ تم اس جماعت سے تعلق قائم رکھو - اور امام وقت کا دامن ہرگز ہاتھ سے نہ چھوڑو - اور اگر اس کا دامن چھوڑ کر غیر کی آواز پر کان دھروگے - تو یاد رکھو - وہ دعاۃ الیٰ ابواب جہنم ہونگے - اور تم فمن اجابھم قذفوہ فیہ کے مصداق ہو گے ؛

اب میں ان اصحاب سے جن کے دل میں خشیت اللہ اور حب رسول اللہ کا جذبہ موجزن ہے - دریافت کرنا چاہتا ہوں - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ۱۳ سو سال قبل فرمودہ پیشگوئی کو آفتاب نصف النہار کی طرح پوری ہوتے دیکھ کر کیا ہماری خیر اسی میں نہیں - کہ ہم " جماعت " اور اس کے " امام " ایدہ اللہ تعالےٰ کے دامن سے کامل وابستگی اختیار کریں - اور حضور کے دامن سے علیحدہ ہو کر خسر الدنیا والآخرۃ بننے والوں کی آواز پر کان نہ دھریں - کہ وہ بموجب ارشاد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دعاۃ الیٰ ابواب جہنم ہیں - اعاذنا اللہ و جمیع المسلمین عنھا پھر کیا ہمارا فرض نہیں کہ اس نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم پر جس نے آج سے صدیوں پیشتر اس فتنہ سے آگاہ ہو کر ہمیں اس کے شرور سے بچنے کے لئے نہ صرف متنبہ فرمایا - بلکہ بچنے کا طریق بھی بتلایا - اور اس پر عمل کرنے کا تاکیدی ارشاد فرمایا - درود و سلام کہیں -

اللّٰھم صلّ علیٰ محمد و علےٰ اٰل محمد و علےٰ عبدک المسیح الموعود و بارک وسلم انک حمید مجید ؛

خاکسار عطا محمد - اورنٹیل ٹیچر قادیان

غیر مبایعین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد سے عداوت

288

اخبار " پیغام " لاہور (۱۲ اگست ۱۹۳۷ء) میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں کہ نہ خواجہ کمال الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود سے دشمنی تھی - اور نہ لاہور کے کسی دوسرے ممبر کو - ہاں ان عقائد کا سخت دشمن ہے - جو ان کی اولاد کے ذریعہ سے دنیا میں پھیلے ہیں - جو یہ ہیں :-

(۱) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین کے بعد اجرائے نبوت (۲) تکفیر جملہ مسلمانانِ عالم (۳) مطاع الکل خلافت ؛

گویا ڈاکٹر صاحب کا دعوےٰ یہ ہے کہ گروہ لاہور میں سے کسی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد سے ہرگز دشمنی نہیں - اگر ہے - تو صرف ان عقائد سے ہے - جو اوپر بیان ہو چکے ہیں ؛

امر اول کے بارہ میں عرض ہے کہ جناب خواجہ صاحب تو فوت ہو چکے ہیں لہذا ان کے ذکر کو ترک کر دیتے ہیں اور باقیوں کے متعلق گزارش ہے کہ اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو براہ مہربانی ایک حلف مؤکد بعذاب بیان اخبار پیغام صلح لاہور میں بایں الفاظ شائع کر دیں :-

اے ہمارے علیم و خبیر و بصیر خدائے ذوالجلال - تو خوب آگاہ اور دلوں کے بھید سے واقف ہے - کہ ہم صدقِ دل سے سچ کہتے ہیں - ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد مرزا محمود احمد - مرزا بشیر احمد - اور مرزا شریف احمد سے کوئی دشمنی اور عداوت نہیں - اگر ہمارے دلوں کے کسی گوشہ میں کوئی تخم عناد و عداوت ہو - تو ہم پر اور ہماری اولاد پر تباہ کن عذاب نازل کر - تاکہ ہمارا صدق اور کذب دنیا پر ظاہر ہو جائے آمین

یوم حلف سے میعاد نزولِ عذاب ایک سال ہو گا - اگر آپ کو اس عرصہ میں کوئی عذابِ الٰہی نہ پہونچا - تو بے شک آپ لوگ صادق ہونگے - اور اگر اس کے خلاف ہوا - تو آپ کا کذب خود ظاہر ہو جائے گا - اگر یہ فیصلہ الٰہی منظور ہو - تو بلا تامل یہ اعلان جلد سے جلد شائع کر دیں - اور اس اعلان پر مندرجہ ذیل افراد کے دستخط ہوں :-

مولوی محمد علی صاحب - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب - ڈاکٹر بشارت احمد صاحب - مولوی عمر الدین صاحب شملوی - سید اختر حسین صاحب مبلغ - اور میر مدثر شاہ صاحب مبلغ ؛

امر دوم کے بارہ میں عرض ہے - کہ باغیانِ خلافت عقائد کے لحاظ سے تو یہ کہتے ہیں - کہ وہ جماعتِ احمدیہ کے ساتھ متفق ہیں - یعنی وہ مانتے ہیں - کہ

(۱) حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین کے بعد نبوت جاری ہے - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اللہ ہیں -

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منکر کافر ہے ؛

(۳) خلافت بعد از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حق ہے - اور جو خلیفہ ہو - وہ مطاع اور واجب الاطاعت ہے ؛

اگر آپ کا یہ اقرار کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے عقائد کے دشمن ہیں - نہ کہ ان کی ذات کے - تو یہی عقائد رکھنے والوں کے کیوں ممد و معاون بنے ہوئے ہیں ؛

خاکسار - قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطاعت خلافت کی اہمیت

انبیاء کے بعد خلفاء

جب سے اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کو پیدا کیا۔ اسی وقت سے اس کی اصلاح اور روحانی ترقی کے لئے وُہ انبیاء بھیجتا اور ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو اپنا عرفان عطا کرتا رہا ہے۔ انبیاء پر ایمان لانا انسانوں کا فرض ہے۔ خدا تعالےٰ ان کی وفات کے بعد ان کے جاری کئے ہوئے کام کو ضائع نہیں ہونے دیتا بلکہ اپنی دوسری قدرت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور وُہ دوسری قدرت خلفاء ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ نبیوں کے کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے۔ اور ان کے ذریعہ مخالفت کی آندھیوں کو جو الٰہی سلسلوں کے خلاف چلتی ہیں روک دیتا ہے۔ چونکہ خلفاء انبیاءؑ کے جانشین اور ان کی روحانیت کو ظاہر کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے ماننے اور ان کی اطاعت کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ اور انکے منکرین اور ان کی اطاعت سے انحراف کرنے والوں کو مجرم گردانا جاتا ہے

منکر خلافت فاسق ہے

اللہ تعالےٰ نے سورۂ نور کی آیت استخلاف میں جہاں مومنوں سے وعدہ کیا ہے۔ کہ امت محمدیہ میں خلیفے بنائے گا۔ اور ان کے ذریعہ دین کو مضبوط کرے گا۔ اور ہر قسم کے خوف کو خواہ اندرونی ہو یا بیرونی امن سے بدل دے گا۔ وہاں صاف الفاظ میں بتایا ہے۔ کہ ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون ۔ یعنے ان خلفاء کا انکار کرنے والا اور ان کی اطاعت سے منحرف ہونے والا فاسق ہوگا۔

اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ خلفاء کی اطاعت نہایت ضروری ہے۔ اور یہ ہو بھی کیونکر سکتا ہے۔ کہ جس کو اللہ تعالےٰ خلافت کے مقام پر کھڑا کرے۔ اور فیصلہ فرمائے۔ کہ اب اس کے ذریعہ میں دین کو مضبوط کرونگا اس کا ماننا ضروری نہ ہو۔ جبکہ ایک معمولی حاکم کی بات اس لئے مانی جاتی ہے۔ کہ وُہ حکومت کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ پھر وُہ جو احکم الحاکمین کی طرف سے آئے۔ کیا اس کی اطاعت ضروری نہ ہوگی۔

حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا انکار کرنے والا

مزید برآں یہ امر اس سے بھی ثابت ہے۔ کہ آیت استخلاف میں جہاں اللہ تعالےٰ نے امت محمدیہ میں خلفاء کے بھیجنے کی خبر دی ہے۔ وہاں فرمایا ہے کما استخلف الذین من قبلھم جس طرح کہ اس نے پہلے خلیفے بنائے ایسے ہی آئندہ بھی بنائے گا۔ اور قرآن کریم میں ہم جب پہلے کسی خلیفہ کا حال دیکھتے ہیں تو یہ مسئلہ کہ خلیفہ واجب الاطاعت ہوتا ہے بالکل واضح ہو جاتا ہے چنانچہ سورۂ اعراف میں آتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو خلیفہ مقرر کرکے فرشتوں کو حکم دیا۔ کہ اسجدوا لآدم تم آدم کی اطاعت کرو۔ اس پر سب نے اطاعت کی۔ مگر ایک نے انکار کیا۔ الا ابلیس ابیٰ واستکبر۔ جسکا نتیجہ یہ ہُوا کہ وہ خدا کی لعنت کا مورد بن گیا۔ اور راندۂ درگاہ ہو گیا۔ اس واقعہ کو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں متعدد بار بیان فرمایا ہے۔ جس سے یہ ذہن نشین کرانا مقصود ہے۔ کہ جب کبھی میں کسی کو خلیفہ مقرر کروں۔ تم اس کے آگے فرشتوں کی طرح سر تسلیم خم کر دینا۔ ورنہ تمہارا بھی وہی حشر ہوگا جو ابلیس کا ہُوا۔ پس ہر وُہ شخص جو خلیفۂ وقت کی اطاعت کرتا ہے۔ وُہ فرشتوں کا مظہر ہے۔ اور جو نافرمانی کرتا اور اطاعت سے انحراف کرتا ہے یقیناً ابلیس کا مظہر ہے۔ اور راندۂ درگاہِ الٰہی ہے۔

پھر خلیفہ چونکہ نبی کا جانشین ہوتا ہے۔ اور وہ تمام مقاصد جن کے سرانجام دینے کے لئے نبی آتا ہے۔ ان کو خلیفہ بعد میں تکمیل تک پہونچاتا ہے۔ اس لئے خلیفہ کی اطاعت دراصل نبی کی اطاعت ہے۔ پس اس موقعہ پر جو احکام خدا تعالےٰ نے نبی کی اطاعت کے متعلق قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ خلیفہ کی اطاعت کا قیاس ان کے مطابق ہی ہوگا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے متعلق فرمایا۔ فلا وربک لا یومنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ اے نبی تیرے رب کی قسم یہ ہرگز مومن نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ تم کو حاکم بنائیں اپنے جھگڑوں میں پھر تیرے فیصلے پر اپنے نفسوں میں کچھ بھی تنگی محسوس نہ کریں۔ اور پورے انشراح سے اسکو منظور کرلیں۔ بعینہٖ یہی کیفیت خلیفۂ وقت کے ساتھ مومنوں کی ہونی چاہیئے۔

صحابہ کی اطاعت خلفاءؓ

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رحلت فرما جانے کے بعد صحابۂ کرام کی اطاعت کا نمونہ دیکھ لو۔ کہ انہوں نے اپنے خلفاء کی اطاعت کو کس طرح اپنے لئے لازم سمجھا۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ وُہ خلیفۂ وقت کے ہر حکم کی اطاعت اپنے لئے ضروری سمجھتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ کا ایک واقعہ ہے۔ کہ حضرت خالد بن ولید جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سیف من سیوف اللہ کہا تھا۔ اور آپ نے کئی معرکوں میں ان کو سپہ سالار مقرر فرمایا تھا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں وہ ہمیشہ سپہ سالاری کے منصب پر فائز رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ ہوتے ہی وادیٔ یرموک میں خالد بن ولید کو حکم بھیجا۔ کہ میں تم کو سپہ سالاری سے معزول کرکے ابوعبیدہ کو سپہ سالار مقرر کرتا ہوں۔ جس پر حضرت خالد بن ولیدؓ نے تمام فوج کو جمع کرکے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا حکم سنایا۔ اور کہا کہ سب کے لئے ضروری ہے۔ کہ بدل وجان خلیفۂ وقت سیدنا فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق ابوعبیدہ کی فرمانبرداری کریں اور آپ عام سپاہیوں کی طرح فوج میں داخل ہو گئے۔ غرض صحابۂ کرام قومی حیات کے اس راز کو جو خلیفۂ وقت کی اطاعت میں پوشیدہ ہے بخوبی سمجھ چکے تھے۔ اور وہ جانتے تھے۔ کہ جب کسی مقدس وجود کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیا جائے۔ تو پھر انسان کا یہ حق باقی نہیں رہتا کہ وُہ خلیفۂ وقت کے حکم سے سرتابی کر سکے۔

کچھ عرصہ کے بعد مصر میں جنگ کے موقعہ پر ایک راہب حضرت خالد کی خدمت میں حاضر ہُوا اور کہنے لگا۔ آپ تو فاتح شام ہیں آپ نے بڑے بڑے بادشاہوں اور سرداروں کو ذلیل کیا۔ آپ کے متعلق ہماری پرانی کتابوں میں خبریں چلی آتی ہیں (چنانچہ ایک کتاب کھولکر ان کی تصویر بھی دکھائی) نیز کہا کہ آپ نے زبردست فتوحات حاصل کیں۔ جن سے تمام دنیا کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ لیکن مجھے یہ سنکر کہ عمر بن الخطاب نے آپکو معزول کر دیا ہے اتنا رنج ہُوا کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ وہ اتنا ہی کہنے پایا تھا کہ حضرت سیف اللہ غضبناک ہوکر فرمانے لگے خبردار خاموش۔ فاروق اعظم ہمارے خلیفہ ہیں۔ اور ہم ان کے تابعدار۔ ہمارا فرض یہی ہے۔ کہ

289
Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ان کے ہر حکم کی اطاعت کریں۔ کیسی معزولی اور کس بات کا افسوس جب ان کی اطاعت فرض ٹھہری۔ انہوں نے جو فرمایا۔ میں نے اس پر عمل کیا۔ مجھے عزل و نصب سے کیا بحث؟

پس یہ ایک واقعہ خلیفہ کی اطاعت کے واجب ہونے پر نمایاں طور پر روشنی ڈال رہا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک نے اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا۔ کہ خلیفۂ وقت کی اطاعت ہمارے لئے لازمی ہے۔ اس پر وہ عمل پیرا رہے اور اسی کی برکت سے اللہ تعالےٰ نے اسلام کو وہ ترقی دی۔ جو اس کے بعد باوجود صدہا سال تک مسلمان بادشاہوں کے ہندوستان وغیرہ ممالک پر حاکم رہنے کے اسلام کو نصیب نہ ہوئی۔ بلکہ اس کے برعکس مسلمانوں کو تنزل آنا شروع ہو گیا۔

از سر نو سلسلہ خلافت

پھر تیرہ سو سال کے بعد اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ذریعہ آپ کی وفات کے بعد سلسلہ خلافت کی نعمت ہم میں جاری کی۔ اور آج تک جو عظیم الشان نصرتیں سلسلہ احمدیہ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد حاصل ہوئی ہیں۔ وہ جماعت کے اسی مسلک کا نتیجہ ہیں کہ خلیفہ وقت کی اطاعت ہر احمدی کے لئے فرض ہے۔ اور اسی پر جماعت خدا کے فضل سے گامزن ہے۔ مگر بعض بدقسمت ایسے پیدا ہوتے رہتے ہیں جو خلیفہ وقت کی بیعت کرنے کے بعد بھی سمجھتے ہیں۔ کہ خلیفہ واجب الاطاعت نہیں ہوتا۔

خلیفہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا فیصلہ

خلیفہ وقت کے واجب الاطاعت ہونے کا مسئلہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر سے بھی خوب واضح ہوتا ہے۔ جو رسالہ پیغام صلح میں ہے۔ حضور نے ہندوؤں کو مخاطب کرتے ہوئے صلح کے پیغام کے دوران میں فرمایا:۔

"یاد رہے کہ ہماری جماعت اب چار لاکھ سے کچھ کم نہیں ہے۔ اس لئے ایسے بڑے کام کے لئے تین لاکھ روپیہ چندہ کوئی بڑی بات نہیں ہے اور جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں۔ دراصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہے۔ اس لئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا۔" پیغام صلح صفحہ ۲۶ تا ۲۷

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے صاف طور پر غیر احمدیوں کو پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال اس لئے قرار دیا ہے۔ کہ ان میں کوئی واجب اطاعت لیڈر نہیں۔

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رحلت فرما جانے کے بعد جماعت احمدیہ میں بھی خلیفہ واجب الاطاعت نہ ہوتا۔ تو پھر ہم میں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق رہ جاتا۔

پس حضرت اقدس کی مندرجہ بالا تحریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے نزدیک جو آئندہ خلفاء سلسلہ عالیہ میں ہونگے۔ وہ واجب الاطاعت ہونگے۔ اور یہی ایک امتیازی نشان ہم میں اور غیروں میں ہوگا۔ وہ پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہونگے۔ بوجہ کسی واجب الاطاعت لیڈر کے نہ ہونے کے۔ مگر جماعت احمدیہ میں واجب الاطاعت خلفاء ہوتے رہیں گے۔ جو اسے پراگندہ ہونے سے محفوظ رکھیں گے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین۔ یعنی اے مسلمانو تم پر فرض ہے۔ کہ میرے بتائے ہوئے طریق اور میرے بعد میرے خلفاء کے بتائے ہوئے طریق پر چلو۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلفاء واجب الاطاعت ہوتے ہیں۔ تب ہی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ان کے بتائے ہوئے طریق پر چلنا مسلمانوں کے لئے لازمی ہے۔ بلکہ اپنی سنت کے ذکر کے ساتھ خلفاء کی سنت کو بیان کرنا بتاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں۔ کہ خلفاء کا راستہ دراصل میرا ہی راستہ ہے۔ اور ان کی اتباع میری ہی اتباع ہے۔

علاوہ ازیں بیعت جو خلفاء کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر کی جاتی ہے یہ بھی اسی امر پر روشنی ڈالتی ہے۔ حالانکہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ صحابہ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکر بیعت کی تھی۔ پھر انکو دوبارہ بیعت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس میں خدا تعالےٰ کی طرف سے مسلمانوں کے لئے یہ سبق تھا۔ کہ باوجودیکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت انہوں نے کی ہوئی ہے۔ ضروری ہے کہ خلفاء کے ہاتھ پر دوبارہ تجدید بیعت کریں۔ کیونکہ وہ بھی واجب الاطاعت ہیں۔ اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا بھی گویا آیت ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ کے ماتحت خدا کے ہاتھ پر بیعت کرنا ہے۔ اور بیعت کے معنی یہ ہیں کہ اپنے آپکو خلیفہ کے ہاتھ پر خدا کی رضا کیلئے بیچ دینا۔ اور اب ہمارا فرض ہو چکا ہے۔ کہ ان کے ہر حکم کو مانیں اور ان کے ہر ارشاد پر چلنا اپنا فرض سمجھیں اور اسی میں اپنی سعادت اور نجات دارین یقین کریں:۔ خاکسار ظہور حسین رکن مجلس انصار سلطان القلم

تحریک جدید کے متعلق اپنے وعدوں کو جلد پورا کرو

"وہی قوم کامیاب ہوتی ہے۔ جو وعدہ کرتی۔ اور پھر ہر حال میں خواہ عسر ہو یا یُسر اسے پورا کرتی ہے۔ صحابہ رضؓ میں یہی بات تھی اور اسی وجہ سے دنیا ان پر ہاتھ ڈالنے سے ڈرتی تھی۔ آج ہم پر بھی لوگ ہاتھ اٹھانے سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ وہ رعب جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہمیں عطا ہوا ہے۔ وہ ان کے سامنے آجاتا ہے۔ مگر بہر حال ہمیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ جب تک ہم اپنے وعدوں پر قائم رہیں گے۔ تب ہی تک اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت بھی نازل ہوگی۔ اور اگر ہم نے اپنے عہدوں سے انحراف کیا۔ تو خدا تعالےٰ کی نصرت بھی جاتی رہیگی۔ پس آج میں پھر تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر وعدوں کے پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ تو وعدے کیا ہی نہ کرو۔ اور اگر خوشی سے وعدے کرو۔ تو پھر چاہے موت آجائے۔ چاہے ذلت برداشت کرنی پڑے ان وعدوں کو پورا کرو۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے یہ کلمات احباب کے سامنے پیش کرتے ہوئے گزارش کی جاتی ہے کہ ان کو جہاں اپنے پاک امام کی اطاعت اور فرمانبرداری میں صحابہ کرام کی طرح ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے۔ جو نہایت ہی بے مثال اور قابل تقلید ہو وہاں رات دن دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ اسلام اور احمدیت کو فتح دے نیز انہوں نے اپنے پاک امام کے ہاتھ پر تحریک جدید کے تیسرے سال کیلئے جو وعدے کئے ہیں ان کو تیسرے سال کے ختم ہونے سے پہلے یعنی یکم دسمبر ۱۹۳۷ء سے پہلے پہلے پورے کرکے دشمن پر ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اشارہ پر اپنی ہر ایک اعلیٰ سے اعلیٰ اور عزیز سے عزیز چیز بھی قربان کرنا ایک معمولی بات سمجھتے ہیں پس جن کے ذمہ تحریک جدید سال سوم کی وعدہ کردہ رقم ابھی واجب الادا ہے۔ انہیں فوری طور پر ادا کرکے اپنے اخلاص کا ثبوت دینا چاہیئے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امت مسلمہ میں سب سے بڑا درجہ نبوت ہے نہ کہ ولایت

۹ اگست ۱۹۳۷ء کے اخبار پیغام صلح میں سید اختر حسین گیلانی کا ایک مضمون چھپا ہے جس کا عنوان ہے "مسئلہ فضیلت پر ایک جدید طرز کی بحث۔ قادیانی علماء کو نیا چیلنج" میں نے خیال کیا شاید کوئی نئی بات پیش کی ہے۔ کہ جس پر علماء کو چیلنج دے رہے ہیں۔ میں نے مضمون اول سے آخر تک پڑھا۔ اور یقین آگیا۔ کہ اختر صاحب نے یقیناً ایک نئی طرز اختیار کی ہے مگر ایسی کہ جو کسی صحیح الدماغ انسان کے ذہن میں نہیں آسکتی۔ اور وہ صاف اور صریح عبارتوں کے ایسے معنے کرنے لگے ہیں۔ جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور حتیٰ کہ غیر مبایعین کے پیر و مرشد مولوی محمد علی صاحب کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اختر صاحب لکھتے ہیں۔

"اصل بات جو زیر بحث آنی چاہیئے وہ یہ ہے۔ کہ اس امت میں سب سے بڑا درجہ جو کسی کو حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ کیا ہے یا کوئی شخص روحانیت کے اعلےٰ سے اعلیٰ مدارج طے کر کے کس انتہائی کمال کو پہنچ سکتا ہے۔ یا اسے روحانیت کا کونسا سب سے بڑا مقام مل سکتا ہے؟ اس کے لئے ہمیں قرآن مجید کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ وہاں صحابہ کرام کی شان میں لکھا ہے۔ الذین آمنوا و ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللّٰہ باموالھم وانفسھم اعظم درجات عند اللّٰہ واولئک ھم الفائزون۔ ترجمہ۔ کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی۔ اور اپنے مالوں اور جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کیا۔ اللہ کے ہاں سب سے بڑا درجہ رکھتے ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں"

اس کے بعد لکھتے ہیں:۔

"اس سے بڑھ کر اور حقیقت کیا ہو سکتی ہے۔ کہ خدا کے ہاں کسی کو سب سے بڑا درجہ مل جائے۔ اور یہ فضیلت حضور سرور کائنات صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے بالمشافہ فیض یاب ہونے والوں کو سب سے پہلے نصیب ہوئی اگر سب سے بڑا مقام یا درجہ نبوت ہی ہے۔ جو کسی کو امت میں حاصل ہو سکتا ہے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ یہ درجہ صحابہ کرام کو حاصل نہ تھا۔ لیکن یہ درست نہیں"

گویا اختر صاحب اس تمام لمبی چوڑی تحریر میں تین باتیں ثابت کرنی چاہتے ہیں اول:۔ اس آیت میں اعظم کا لفظ سب سے بڑا کے معنی رکھتا ہے۔ اور یہ درجہ صحابہ کرام کو ملا۔

دوم:۔ اگر سب سے بڑا درجہ نبوت ہے۔ تو تمام صحابہ نبی ہوتے

سوم:۔ چونکہ صحابہ کرام کو نبوت کا مقام حاصل نہیں۔ ثابت ہوا کہ سب سے بڑا درجہ نبوت نہیں۔

پیشتر اس کے کہ میں اس آیہ کریمہ کا ترجمہ خود بیان کروں اور اس کا مفہوم گوش گذار کروں۔ میں مولوی محمد علی صاحب کے معنی ہی بیان کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ وہ مایہ ناز مضمون نگار جس پر پیغام کو ان دنوں بڑا ناز ہے۔ کس طرح اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب کے خلاف چل رہا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب تفسیر بیان القرآن جلد دوم کے صہ ۸۴۲ پر اس آیت کا یہ ترجمہ لکھتے ہیں۔ "جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنی مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللّٰہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اللّٰہ کے ہاں بہت بڑا درجہ رکھتے ہیں اور وہی بامراد ہونگے"

اس سے تینوں باتیں حل ہوگئیں

(۱) اعظم کے معنے بہت بڑے درجے کے ہیں۔ اور یہ صحابہ کرام کو ملا

(۲) جب صحابہ کو سب سے بڑا درجہ ملا ہی نہیں۔ تو وہ تمام نبی کیسے ہوتے

(۳) یہ اصول کہ نبوت کا درجہ سب سے بڑا نہیں۔ کیونکہ تمام صحابہ نبی نہ ہوئے غلط ہوگیا۔ پھر اختر صاحب نے لکھا ہے۔ کہ "اس امت میں انتہائی مقام ولایت ہے نبوت نہیں۔ مگر یہ غلط ہے۔ اس امت میں انتہائی مقام نبوت ہے نہ کہ ولایت۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پالیتے تو وہ بھی نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے" صہ ۳۹۱ صاف طور پر حضور نے اس حوالہ میں نبوت کو انتہائی مقام قرار دیا ہے

انتہائی مقام ولایت نہیں۔ کیونکہ حضور نے فرمایا۔ "جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت سے گذر چکے ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا"

اختر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ اپنے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ جو کہ آپ کو الہام ہوا۔ فان اللّٰہ کان اوحی الیٰ وقال . . . . لید خلک فی صحابتہ" حاشیہ۔ اور ترجمہ لکھتے ہیں:۔ "اللّٰہ تعالےٰ نے میری طرف وحی کی ہے۔ اور کہا . . . . تاکہ تجھ کو اپنے صحابہ میں داخل کرے" اس سے نتیجہ نکالتے ہیں۔ "یہ حضرت مسیح موعود کا الہام ہے۔ اور اس سے شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ حضرت مسیح موعود صحابہ میں داخل ہیں۔ اور آپ کا درجہ وہی ہے جو صحابہ کرام کا ہے" صہ ۲ کالم ۳

اس طرح آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی وہی درجہ دے رہے ہیں۔ جو صحابہ کا تھا۔ یہ تو درست ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ میں داخل ہیں۔ مگر یہ کہاں سے ثابت ہوگیا کہ آپ کا درجہ بھی وہی ہے۔ جو صحابہ کرام کا تھا۔ حالانکہ یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ تمام صحابہ کے درجات بھی برابر نہیں۔ اور نہ ہی تمام کی روحانیت ایک جیسی تھی۔ اور ان کے درجات مختلف تھے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ میں شامل ہوئے اور ترقی کر کے نبوت تک پہنچے۔ کیا اختر صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ معلوم نہیں۔

"جس قدر خدا تعالےٰ نے مجھ سے مکالمہ مخاطبہ کیا ہے۔ اور جس قدر مجھ پر امور غیبیہ ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی"

خاکسار۔ قاضی محمد بشیر لائل پور

حبیب الرحمٰن کابلی کے متعلق اعلان

خاکسار کا لڑکا حبیب الرحمٰن عرف خان کابلی عرصہ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف اخبارات میں لکھتا رہتا ہے۔ اور معاندین احمدیت سے ساز باز رکھتا ہے خاکسار نے اب تک اسکو سمجھانیکی بہت کوشش کی مگر بار بار اس نے میری نصیحت سے منہ پھیرا اور انکار کرتا رہا اب تمام حجت ہو چکنے کے بعد میں مجبور ہو گیا ہوں کہ جس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاطر میں نے اپنا وطن۔ اقرباء۔ مکان زمین وغیرہ کو چھوڑا اور ہجرت کر کے قادیان آیا اور اسی کو اپنا مسکن بنایا۔ اسی کے لئے حبیب الرحمٰن سے بھی کلی طور پر منقطع ہو جاؤں میرا دوسرا لڑکا خلیل الرحمٰن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ کا اور میرا کامل فرمانبردار اور سلسلہ احمدیہ کا خادم و جان نثار ہے۔ اس لئے یہ میرا وارث ہے اور حبیب الرحمٰن عرف خان کابلی چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نافرمان ہے اس لئے خاکسار اس اعلان [illegible] اعلان کرتا ہوں [illegible] خاکسار عبدالرحمٰن خان افغان قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بورڈران مدرسہ احمدیہ کے سرپرستوں کیلئے قابل توجہ اعلان

بورڈران مدرسہ احمدیہ بوجہ تعطیلات موسمی آج کل بورڈنگ سے چلے گئے ہیں۔ ان کے سرپرستوں کو ماہ جولائی ۱۹۳۷ء کے حسابات بھجوائے جا چکے ہیں۔ اکثر بورڈران کے ذمے بقائے ہیں۔ ان کے سرپرستوں کو علم ہونا چاہیئے۔ کہ چونکہ یہ صدر انجمن احمدیہ کا ایک تجارتی صیغہ ہے۔ اس لئے انہیں اپنے حساب صاف رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ بقایوں کی صورت میں سوائے قرض کے کام نہیں چلتا۔ اور قرض خواہ تنگ کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو چاہیئے۔ کہ بموجب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء بقایا کی رقوم اور دو ماہ کا خرچ پیشگی جلد ارسال فرمائیں۔ اور آئندہ کے لئے اس فیصلہ کو مدنظر رکھیں۔ اس کے بعد اگر بورڈنگ ہذا ان کے بچے کے ساتھ اس فیصلہ کے مطابق کوئی سلوک کرے۔ تو ان کو کوئی اعتراض کا حق نہ ہوگا

نقل فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء حسب ذیل ہے:۔

"۱۔ باتفاق رائے پاس ہوا۔ کہ بوقت داخلہ دو ماہ کا اوسط خرچ لے لیا جائے نیز قادیان سے بچہ کے وطن تک کرایہ کی رقم اور چھوٹی عمر کے بچہ کی صورت میں ایک ساتھی کے کرایہ کی رقم بھی وصول کر کے جمع کی جائے۔ اور یہ دو ماہ کا خرچ پیشگی چلتا رہے۔ اور ہر ماہ کے ختم ہونے پر حساب بنا کر بچہ کے والدین یا گارڈین کو بھیجا جائے۔ اور روپیہ کا مطالبہ کیا جائے۔ اگر پندرہ تاریخ تک خرچ وصول نہ ہو۔ تو بچہ کے والدین یا گارڈین کو نوٹس دیا جائے۔ کہ اگر مہینہ کے اختتام تک روپیہ وصول نہ ہوا۔ تو بچہ کو کرایہ دیکر گھر بھیجدیا جائے گا۔ کہ یا تو وہ اپنے گھر سے خرچ لے آئے۔ یا اپنے گھر ہی رہے۔

۲۔ ففتھ ہائی (یا جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ) کے طلباء کی صورت میں رول نمبر اور مدرسہ چھوڑنے والوں کی صورت میں سرٹیفکیٹ تا بقایا روک لیا جائے۔ جیسا کہ محکمہ تعلیم کا قاعدہ ہے۔

۳۔ ان تجاویز کے باوجود جن کے ذمہ بقایا ہو۔ اور باوجود مطالبات کے اور مقامی ذی اثر دوستوں کی کوشش کے اپنا بقایا صاف نہ کریں۔ تو ان کے اسماء اخبار میں شائع کئے جاویں۔ اور پھر ان کے خلاف بعد نوٹس قانونی کارروائی کی جائے"

اب بورڈران چونکہ اپنے اپنے گھروں میں پہونچ چکے ہیں۔ لہذا ان کے سرپرستوں کو چاہیئے کہ بقایا کی رقم اور دو ماہ کا خرچ پیشگی جلد ارسال فرمائیں۔ ہر سرپرست کو بقایا کی علیحدہ علیحدہ اطلاع دی جا چکی ہے۔ اگر کسی کو نہ پہونچی ہو۔ تو خط لکھکر دریافت فرمالیں:

انچارج بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ قادیان

امانت ذاتی کی طرف احباب توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا۔ کہ جن احباب کے پاس مخصوص اغراض مثلاً تعمیر مکان خرید اراضی۔ بیاہ شادی یا تعلیم وغیرہ کی غرض سے کچھ روپیہ جمع ہو۔ اور ان کو اس روپیہ کی فوری ضرورت نہ ہو۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ بجائے اپنے پاس یا اپنے طور پر ڈاکخانہ یا بینک وغیرہ میں جمع رکھنے کے ایسے روپے کو صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بطور ذاتی امانت جمع کروا دیں۔ یہ روپیہ جب بھی ضرورت ہو واپس لیا جا سکتا ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ یہ بہت معمولی اور چھوٹی سی بات ہے۔ مگر اس طریق سے صدر انجمن احمدیہ کی امانت میں "دس پندرہ بیس لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو میں یہ نہیں مانوں گا۔ کہ دوستوں کے پاس روپیہ نہیں۔ بلکہ یہ سمجھوں گا۔ کہ اس طرف توجہ نہیں کی گئی"۔ اس وقت تک تین سو ستر کے قریب دوستوں نے نئے حسابات کھلوائے ہیں۔ اور اپنا فالتو روپیہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کروایا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ابھی سینکڑوں دوست ایسے ہیں۔ جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کی مالی مدد کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے اس آسان طریق پر خود بھی عمل کریں۔ اور دوسرے دوستوں کے علم میں بھی اس تحریک کو لائیں۔ اور انہیں اس پر عمل کرنے ترغیب دیں۔ قواعد ذاتی امانت۔ نظارت بیت المال سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ (ناظر بیت المال)

بنکوں کا سُود

چونکہ دین اسلام میں سود کے لینے دینے کی قطعی طور پر حرمت ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو اس سے بہر حال بچنا چاہیئے۔ لیکن چونکہ بعض لوگ اپنا روپیہ بغرض حفاظت ڈاکخانہ کے سیونگ بنک یا دیگر بنکوں میں جمع کرواتے ہیں۔ اور بنک سے انہیں سود ملتا ہے۔ اس لئے اطلاع عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلہ کے مطابق ایسے سود کو اپنی ذات پر خرچ کرنا۔ یا اپنے اعزا و اقارب ہمسایوں یا مساکین میں تقسیم کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ البتہ ایسا روپیہ اشاعت اسلام کی مد میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از ص۱۸۶ تا ص۱۹۰

احباب کو چاہیئے کہ اگر ان کو اس رنگ میں سود کی کوئی رقم لینی پڑے۔ تو اس کو اشاعت اسلام پر خرچ کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں ارسال کر دیا کریں۔ عہدہ داران جماعت کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اس فتوے کو خوب ذہن نشین کرلیں۔ اور احباب جماعت کو وقتاً فوقتاً اس طرف توجہ دلاتے رہا کریں

(ناظر بیت المال)

پتہ مطلوب ہے

چوہدری غلام احمد صاحب ولد چوہدری نور علی صاحب قوم جٹ جالپ سکنہ پکی کوٹلی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔ یا اگر چوہدری غلام احمد صاحب کی نظر سے یہ پرچہ گزرے۔ تو اپنے حالات روزگار و سکونت سے اطلاع دیں۔ پہلے ایک دوست نے ان کا ایڈریس اندرون بھاٹی دروازہ معرفت غلام محمد صاحب پتاشہ گر بتلایا تھا۔ مگر وہ وہاں نہیں ہیں۔ (ناظر بیت المال)

ضروری اعلان

چند روز ہوئے یہاں ایک سکھ نوجوان جس کا حلیہ حسب ذیل ہے اپنی رضا و رغبت سے مسلمان ہوا۔ جماعت احمدیہ سرگودھا نے اس کی کچھ مالی امداد بھی کی۔ مگر بعد تحقیق ثابت ہوا کہ وہ آدمی مشکوک ہے۔ جماعتیں اس سے ہشیار رہیں۔

عمر تقریباً ۲۵ سال۔ رنگ سانولا۔ دونوں آنکھوں سے بھینگا۔ بھاری جسم کیس کٹے ہوئے۔ (چھتے رکھے ہوئے ہیں) داڑھی ہے۔ بولی ہوشیارپور جالندھر کے ضلع کی اسلامی نام عبدالرحمٰن رکھا گیا تھا۔ خاکسار محمد سعید امیر جماعت احمدیہ سرگودھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میٹرک پاس نوجوانوں کو مژدہ

رائل انڈین نیوی

۱۵ سے ۱۷ سال تک کے لڑکے جنہوں نے میٹرک یا اسی درجے کا کوئی امتحان پاس کیا ہو۔ رائل انڈین نیوی کے شعبہ مراسلات (Communications) میں بھرتی کے لئے درکار ہیں۔ درخواستیں ۱۵ ستمبر ۱۹۳۷ء سے پہلے پہلے مندرجہ ذیل پتے پر پہنچ جانی چاہئیں۔

The Squadron Signal Officer, Navy Office, Bombay.

درخواستیں دستی ہوں (چھپی ہوئی یا ٹائپ شدہ نہ ہوں) اور ان کے ساتھ مندرجہ ذیل دستاویزات ہوں۔

(ا) ہیڈ ماسٹر کی طرف سے چال چلن اور لیاقت کا سرٹیفکیٹ۔

(ب) ماں باپ کی تحریری اجازت کہ انہیں دس سال کے لئے محافظ جنگ میں اور ۱۲ سال کے لئے ریزرو (Reserve) میں کام پر لگایا جائے۔

(ج) کسی سند یافتہ ڈاکٹر کا طبی سرٹیفکیٹ

لڑکوں کے لئے لازمی ہوگا۔ کہ ۱۲ سال کے لئے متواتر نوکری اور دس سال کے لئے ریزرو (Reserve.) نوکری کے لئے بھرتی ہوں۔ پہلے دو سال انہیں ۱۵ روپے ماہوار تنخواہ ملے گی۔ اس کے بعد تقریباً ۱۵ سال میں تنخواہ تدریجاً ۱۰۰ روپے ماہوار تک ترقی پائے گی۔ بشرطیکہ امیدوار مکمل طور اپنے تئیں ترقی کے قابل ثابت کرے۔ جنہیں وارنٹ افسری کے لئے چنا جائے گا۔ ان کی تنخواہ -/۱۸۰ روپے ماہوار تک ترقی کر سکتی ہے۔

لڑکوں کو کھانا کپڑا اور جائے رہائش مفت ملا کرے گی۔ اور دو سال کی ٹریننگ کے بعد انہیں ہر سال ۲ ماہ کی باتنخواہ چھٹی کا حق حاصل ہوگا۔

لڑکوں کے لئے لازمی ہوگا۔ کہ داخلے سے پہلے طبی معائنہ کرا دیں۔ اور ایک تعلیمی امتحان میں پاس ہوں۔ اور گفتگو کے لئے چنے جانے پر Recruiting Officer Royal Indian Navy کے پاس ابتدائے اکتوبر ۱۹۳۷ء بمقام بمبئی۔ دہلی۔ لاہور۔ یا راولپنڈی حاضر ہوں پھر بھرتی میں منظور ہو جانے پر انہیں بمبئی تک کا ریلوے پاس مفت دیا جائے گا۔ تاکہ وہاں جا کر ایک امتحان میں شامل ہوں۔ جو اس امتحان میں کامیاب ہوں گے انہیں فوراً ٹریننگ شروع کر دینا ہوگا۔ جو ناکام ہوں گے انہیں گھر کے نزدیک ترین ریلوے سٹیشن کا پاس مفت دیا جائے گا۔

اس وقت صرف مسلمانوں۔ عیسائیوں اور اینگلو انڈینز کی اسامیاں خالی ہیں

(دستخط) ٹی۔ ایم۔ ایس ملنے منڈرسن (کیپٹن) برائے
فلیگ آفیسر کمانڈنگ رائل انڈین نیوی۔
ہز میجسٹیز رائل انڈین نیوی ڈاک یارڈ
بمبئی مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء

اعلان گمشدہ

میرا چھوٹا بھائی نور احمد سکنہ بوبک ڈاک خانہ ظفروال ضلع سیالکوٹ سولہ سترہ دن سے کہیں چلا گیا ہے حلیہ حسب ذیل ہے
رنگ گندمی۔ آنکھیں موٹی۔ میانہ قد۔ عمر تقریباً سولہ سال۔ صحت اچھی۔ رومی ٹوپی اور باریک دھاری دار قمیص پہنتا ہے۔ اگر کسی صاحب کو پتہ لگے۔ تو براہ کرم اس کو گھر واپس جانے کی تلقین کریں۔ یا مجھے لکھیں سیالکوٹ۔ جموں اور وزیرآباد کے احباب خصوصاً توجہ دیں۔

خاکسار: محمد احمد۔ دفتر تحریک جدید قادیان

ضروری اعلان

ایک لائق گریجوایٹ جو اگر وکیل ہوں۔ تو بہتر ہوگا کی خدمات کی ایک جگہ دو ایک ماہ کے لئے ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست جلد تر اپنی درخواستیں نظارت ہذا میں ارسال فرما دیں۔ درخواست متعلقہ جماعت کے اعلیٰ عہدیدار کی مصدقہ ہونی چاہیے

ناظر امور عامہ

اعلان نکاح

میری ہمشیرہ خورشید بیگم کا نکاح میاں نذیر حسین ولد میاں مولا بخش صاحب بلینک پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنیوٹ کے ساتھ مبلغ -/۱۵۰ روپیہ حق مہر پر میاں محمد حسن صاحب [illegible] نے [illegible] شیخ محمد یوسف [illegible]

ایکماہ میں انگریزی آجایگی

جو لوگ انگریزی اخبارات نہیں پڑھ سکتے جو طلبا انگریزی میں کمزوری ہیں جو بغیر استاد انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ ہماری انگلش ٹیچر کا اگر ایک سبق روزانہ یاد کر لیا کریں تو ایکماہ میں انگریزی کی تمام مشکلات کا خاتمہ ہو جائیگا اگر کوئی شخص انگریزی کا ایک حرف بھی نہ جانتا ہو تو اس کتاب کی مدد سے وہ انگریزی کا ماہر ہو جائیگا قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:- ایم اے۔ فاروقی اینڈ کمپنی نئی سڑک دہلی

رسالہ محشر خیال دہلی

کا

نمونہ مفت منگا کر خریدار ہو جائیے

مفت نمونہ طلب کرنے کے لئے محشر خیال دہلی

پتہ کافی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

291

وصیتیں

نمبر ۷۹۳۶ منکہ سید مرید احمد ولد سید اختر الدین احمد قوم سادات پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوبیمی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں صرف میری ماہوار تنخواہ مبلغ عہ روپے ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ عہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: سید مرید احمد

گواہ شد:۔ سید اختر الدین احمد والد موصی

گواہ شد:۔ سید صمصام الدین بقلم خود

نمبر ۸۱۶۶ منکہ شریف احمد ولد فضل کریم قوم بٹ پیشہ ٹھیکداری عمر تئیس سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد ایک مکان پختہ شہر سیالکوٹ مالیتی بارہ صد روپیہ بنصف جس کا مبلغ چھ صد روپیہ ہوتا ہے۔ میں اس مکان کے ۱/۱۰ حصہ کا مالک ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو اوسطاً عہ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدنی اور جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ میں اپنی ماہوار آمد مبلغ دو روپے ماہوار ماہ بماہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ شریف احمد بقلم خود قادیان دارالامان

گواہ شد:۔ محمد اسحاق احمدیہ میڈیکل ہال قادیان۔

گواہ شد:۔ محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال محلہ دارالرحمت قادیان۔

نمبر ۸۳۹۶ منکہ محمد طفیل ولد فیض احمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۲/۳۲ ، ۲۷ ساکن ڈیری والہ داروغہ ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ اپریل ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ میں اس وقت محکمہ مال میں پٹواری ہوں۔ تنخواہ ۲۲/۱۰ روپے ماہوار ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ میرے پاس یکصد روپیہ کی زمین رہن بھی ہے۔ میں اس کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ تنخواہ کا ماہوار اور زمین کا فصلانہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ باقی ملکیتی اراضی ہے۔ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ ان کے نام اراضی و مکانات ہیں۔ اگر میری زندگی میں ان کی وراثت کا حق ملا تو اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وارث صدر انجمن احمدیہ ہوگی میرے مرنے کے بعد جسقدر میں جائداد چھوڑ جاؤں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ بقلم خود محمد طفیل پٹواری حلقہ جاگووال بیٹ تحصیل و ضلع گورداسپور

گواہ شد:۔ دلاور خان ولد چوہدری سلطان احمد قوم جٹ بقلم خود ڈیری والہ داروغہ

گواہ شد:۔ حکیم شیخ محمد ولد علی محمد ساکن ڈیری والہ۔

نمبر ۷۹۹۶ منکہ لال بی بی زوجہ عبد الکریم صاحب ناگنڈ قوم شیخ عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن دیودرگ ضلع رائچور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت صرف مہر ہے۔ جو رقمی دو سو روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد جو بھی جائداد میرے حق میں ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن مذکور کرتی ہوں۔

العبد:۔ لال بی بی بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد عبد الکریم بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد عبد الرحیم سیکرٹری انجمن احمدیہ رائچور بقلم خود

ایک نفع مند کام

ایک پرفضا مقام میں واقعہ کوٹھی کا ایک حصہ جو ایک ہال اور تین بالائی کمروں پر مشتمل ہے۔ ایکہزار روپیہ پر رہن دیا جاتا ہے جو کم از کم کرایہ ۸۴ روپے سالانہ پر چڑھ سکتا ہے۔ جو دوست اس نفع مند اور نقصان سے محفوظ کام پر روپیہ لگانا چاہیں۔ وہ فوراً پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

ف معرفت ایڈیٹر الفضل قادیان

امرت بوٹی رجسٹرڈ

سینکڑوں بندگان خدا اور مایوس مریض غلط کار نوجوان اس بنگالی دوا سے مستفید ہو رہے ہیں۔ وصانت جریان کثرت احتلام۔ سرعت کی بیماری کو جڑھ سے اکھاڑ ڈالتی ہے۔ برین ٹانک دافع بواسیر ہے۔ وزن کو بڑھاتی۔ تازہ خون پیدا کرتی ہے۔ ۱۰۰ گولی کی شیشی معہ امرت طلاء ۲/۱۲ ۵۰ گولی کی شیشی بغیر امرت طلاء عمہ۔ امرت طلاء شیشی کلاں عہ خورد ۸؎

مینیجر احمدیہ یونانی فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ

ایک بہن کی سفارش

میں اپنی ان بہنوں سے جن کی صحت خراب رہتی ہے۔ پرزور سفارش کرتی ہوں۔ کہ اگر آپکو ماہواری خرابی ہے۔ درد سے یا رک رک کر آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے قبض رہتی ہے سر درد کرتا ہے۔ کام کاج کرنیسے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت چاہتی ہیں۔ تو اپنی محترم بہن نجم النساء بیگم صاحبہ احمدی کی مجرب دوا بنام راحت منگا کر استعمال کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپکی تمام تکالیف رفع ہو جائینگی۔ قیمت مکمل خوراک دو روپے عہ محصول ۸؍ کل عہ ملنے کا پتہ:۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ۔ لاہور

قدرت کے ۲ دو عطیے

پچاس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے وہ بزرگ جو جوانی کی بہار دیکھنے کے آرزومند ہوں۔ صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کر کے قدرت حق کا ملاحظہ کریں۔ قیمت صرف دو روپے (عہ)

پچاس سال سے نیچے کی عمر والے مرد جوانمردی کا لطف اٹھائیں۔ پہلی ہی خوراک میں جوانی کی بہار دیکھیں۔ قیمت صرف عہ فرمائش کے ہمراہ صحت اور عمر ضرور لکھیں

المشتہر:۔ مرزا مراد بیگ احمدی کھدریالہ ڈاکخانہ کھرکا ضلع گجرات پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۱۹ اگست۔ آج لاہور ہائی کورٹ میں مسٹر جسٹس جے لال اور مسٹر جسٹس بھڈے نے مینجنگ کمیٹی گوردوارہ پنجہ صاحب کی درخواست نگرانی پر حکم سناتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کیمبل پور کے حکم زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری میں یہ تبدیلی کر دی ہے کہ سکھ دونل نالہ کے متنازعہ فیہ حصہ سے ½۱۰ صبح سے لے کر ½۱ بجے بعد دوپہر تک پانی لے سکیں گے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے اپنے فیصلہ میں سکھوں کو وہاں سے پانی لینے کی ممانعت کر دی تھی۔ ہائیکورٹ کے فیصلہ کے پیش نظر سکھ جتھہ بازی بند کر دیں گے۔

لاہور ۱۹ اگست۔ آج نواب صاحب ممدوٹ کی اقامت گاہ میں لاہور کے تقریباً پچاس اخبار نویسوں کے سامنے سر سکندر حیات خان نے تقریر کی جس میں ان سے اپیل کی۔ کہ وہ فرقہ وار اتحاد کے قیام میں ان کی امداد کریں۔ سیاسی قیدیوں کے متعلق کہا۔ کہ میں ان قیدیوں کے معاملہ میں فرداً فرداً غور کر رہا ہوں۔ ان میں سے اکثر رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اور تین اور شاہی قیدی رہا کر دیئے جائینگے تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا۔ میں اخبارات کی ضمانتوں کی واپسی کے سوال پر ہمدردانہ غور کرونگا۔ لیکن فرقہ وار آگ کو ہوا دینے والے اخبارات کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ لاہور چھاؤنی کے مذبح کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت پنجاب نے کئی ہندو راہنماؤں سے مشورہ کرنے کے بعد مذبح کی اجازت دی تھی۔

بمبئی ۱۹ اگست۔ اخبار "بمبئی کرانیکل" کو زنجبار سے تار موصول ہوا ہے۔ کہ زنجبار میں مقیم پندرہ ہزار ہندوستانیوں نے لونگ کی تجارت پر قیود کے خلاف احتجاج کے طور پر بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔

لکھنؤ ۱۹ اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ چونکہ ابھی میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے قوانین میں ترمیم کا مسئلہ درپیش ہے۔ اس لئے وزارت لوکل سیلف گورنمنٹ نے احکام جاری کئے ہیں کہ لوکل باڈیز کے عام انتخابات ابھی ملتوی کر دیئے جائیں۔

دھن باد ۱۹ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل بعض اشخاص نے ۱۶۔ ڈاؤن دھن باد پسنجر کو پٹڑی سے اتارنے کی کوشش کی۔ لیکن ڈرائیور نے پٹڑی پر کوئی شے دیکھ کر ٹرین روک لی۔ جس سے ٹرین حادثہ سے بچ گئی۔

شملہ ۲۰ اگست۔ ڈائریکٹر صاحب پبلک انفارمیشن اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حال میں اخبارات میں جو یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ حکومت ہند نے بمبئی کی تاریخی یادگار "ایلیفنٹا غاروں" کو دوبارہ تعمیر کرنے کے لئے دو لاکھ روپیہ کی رقم منظور کی ہے بے بنیاد ہے۔ البتہ ان کی مرمت کا سوال حکومت کے زیر غور رہا ہے۔ اور اس ضمن میں کسی حد تک مرمت کا کام ہو بھی چکا ہے۔

لاہور ۱۹ اگست۔ مسٹر کے ایل گابا ایم۔ ایل اے نے اپنے مقدمہ کو خان بہادر شیخ دین محمد ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت سے کسی اور عدالت میں منتقل کرنے کی جو درخواست ہائی کورٹ میں دے رکھی تھی۔ اسے جسٹس جے لال اور جسٹس بھڈے پر مشتمل بنچ نے منظور کر لیا ہے۔

کلکتہ ۱۹ اگست۔ بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کی کرشک پرجا پارٹی کے بیس ارکان نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگرچہ مسٹر اے کے فضل الحق خود پرجا پارٹی کے صدر تھے۔ پھر بھی ان کی کابینہ نے پارٹی کے انتخابی منشور کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس بیان پر دستخط کرنے والوں میں پارٹی کے سکرٹری مسٹر شمس الدین احمد بھی ہیں۔ بیان مظہر ہے۔ کہ مسٹر فضل الحق کے انتخابی منشور میں اس امر کا ذکر تھا کہ وزیروں کی تنخواہیں ایک ہزار روپیہ سے تجاوز نہیں کریں گی۔ تشدد آمیز قوانین منسوخ کئے جائیں گے۔ نظر بندوں کو رہا کیا جائیگا۔ پولیس کے اخراجات کم کئے جائیں گے۔ لیکن ان پر عمل نہیں کیا گیا

پٹنہ ۱۹ اگست۔ حادثہ بہٹا کی اصل وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی گو اس وقت تک وہاں ریلوے لائن پر مختلف تجربے کئے جا چکے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جی۔ آئی پی ریلوے سے ایک بہت بھاری انجن منگایا گیا تھا۔ چنانچہ ٹرین کی آزمائشی دوڑ ہوئی۔ جس کے دوران میں ۵۸ میل فی گھنٹہ تک بھی رفتار ہو گئی۔ نیز بعض جگہوں سے فش پلیٹیں بھی دور کر دی گئیں۔ لیکن کوئی غیر معمولی بات پیدا نہیں ہوئی۔ تاہم تجربات ابھی جاری ہیں۔

جموں ۱۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت جموں نے جموں اور اس کے ارد گرد پانچ میل کے رقبہ کو فساد زدہ رقبہ قرار دیدیا ہے اور انسپکٹر جنرل پولیس کو اختیار دیا گیا ہے کہ قیام امن کے لئے جس قدر چاہیں پولیس بھرتی کر سکتے ہیں۔ جس کے اخراجات شورش انگیزوں پر ڈالے جائینگے

جالندھر ۱۹ اگست۔ راجہ زادہ ہنس راج ایم ایل اے نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے بیان کیا ہے۔ کہ میں نے انڈیمان میں محبوس پنجاب کے سیاسی قیدیوں کے متعلق سر سکندر حیات خان سے ملاقات کی تھی۔ انہوں نے مجھے اطمینان دلایا۔ کہ وہ اس بارے میں جو کچھ کر سکتے ہیں اس سے دریغ نہیں کریں گے۔ اس لئے میں نے انڈیمان میں بھوک ہڑتالی قیدیوں کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں انہیں مشورہ دیا ہے کہ وہ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے پیغام کے مطابق بھوک ہڑتال ترک کر دیں۔

بمبئی ۱۹ اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ بمبئی کے مشہور لیڈر مسٹر دلیش پانڈے جنہیں احمد نگر میں نظر بند کیا گیا تھا۔ اور پبلک سرگرمیوں میں حصہ لینے سے منع کر دیا گیا تھا ایک جلسہ میں شریک ہوئے۔ جس میں مسٹر پٹیل وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ بمبئی تقریر کر رہے تھے۔ وزیر کی تقریر کے بعد مسٹر دلیش پانڈے نے ان سے تقریر کرنے کی اجازت طلب کی۔ انہوں نے تقریر کرنے کی اجازت دیدی۔ ابھی مسٹر دلیش نے بمشکل چند الفاظ کہے ہونگے۔ کہ پولیس نے سٹیج پر جا کر انہیں گرفتار کر لیا۔

لاہور ۱۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ چند دنوں سے پنجاب پولیس کے محکمہ سے غیر پسندیدہ افسروں کو نکال کر محکمہ کو پاک وصاف کرنے کا عمل اختیار کیا جا رہا ہے۔ ضلع لاہور کی پولیس کے متعدد افسر یا تو موقوف کر دئے گئے ہیں۔ یا معطل کر دیئے گئے ہیں اور اکثر کو محکمانہ سزائیں دی گئی ہیں۔

لنڈن ۲۰ اگست۔ ٹوکیو اور نانکنگ میں برطانوی سفراء کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ جاپانی اور چینی حکومت سے درخواست کریں۔ کہ شنگھائی کے رقبہ کو ایک غیر جانبدار علاقہ قرار دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ جاپان اور چین اس رقبہ سے اپنی افواج واپس بلا لیں۔ اور برطانیہ اس بات کی ذمہ داری لے۔ کہ وہ فرانس اور امریکہ کی مدد سے اس رقبہ میں مقیم جاپانی باشندوں کی حفاظت کریں گے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی